© rasailojaraid.com

کچھ نہ تھا اور سب کچھ ہو گیا

علامہ مناظر احسن گیلانیؒ

ننھے بچے کی تربیت و پرورش کے لئے محسوس قوتوں میں سب سے بڑی قوت وہ ہے جسے باپ کہتے ہیں، لیکن کیا تماشا ہے کہ وہ بازو توڑ دیا گیا اور پیدا ہونے سے بیشتر ہی توڑ دیا گیا، وہ آیا اور اس شان کے ساتھ آیا کہ جس کو لوگ پالنے والا کہتے ہیں، وہ مدینے کے ایک میدان میں سویا ہوا تھا، سعد کے کنبے والو! دوڑو اور اس بچے کو چھاتی سے لگاؤ، جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا کوئی نہیں۔

جن کے پاس سب کچھ تھا، انہیں دھکیل دیا گیا، جس کی اونٹنی کا تھن خشک ہو گیا تھا، اور خود اس کے پاس دودھ کا ایک قطرہ نہ تھا، کچھ نہ تھا اسی نے اپنی گود میں اٹھا لیا۔ جب واپس کرنے آئی تو تماشے کا یہ کیسا دردناک حصہ تھا کہ ابوا کے ایک جھونپڑے میں اس بچے کی تربیت و پرداخت کرنے والی دوسری قوت بھی ہمیشہ کے لئے گم ہو گئی۔

پیر مرد بوڑھا دادا اٹھتا ہے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے، لیکن قدرت جس کے ساتھ کچھ نہیں رکھنا چاہتی وہ اٹھتی ہے اور اس کے ہاتھ کو بھی جھٹک کر علیحدہ کر دیتی ہے۔ اب کوئی نہیں، اس بچے کا کوئی نہیں، اس کے پاس کچھ نہیں، ہاں بہت سے چچا ہیں، لیکن جن کے پاس بہت کچھ تھا انہوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا، ان میں جو سب سے نادار تھا (۱) اسی کے بچوں میں وہ بھی ہل مل یا۔ چچا نے انہیں بلکہ بھتیجے نے بکریاں چرا کر اس کو کچھ دیا اور اس میں سے کچھ خود بھی لیا۔

الغرض ایک بچہ پیدا ہوتا ہے (ﷺ) جس کے ساتھ نہ باپ کی قوت ہے نہ ماں کی قوت ہے، نہ اقرباء واعزہ کی قوت ہے، کوئی قوت نہیں ہے حتی کہ وہ جس ملک میں پیدا ہوتا ہے، وہ بھی ہر قسم کی نباتی اور حیوانی قوتوں سے خالی ہے۔ میدان ہے اور چٹیل میدان ہے۔ اس کا نام بن کھیتی کا بیابان ہے، نہ اس کے آغوش میں ندیاں کھلتی ہیں، نہ دریاؤں کا شیریں پانی اس کو سیراب کرتا ہے، نہ سبزہ مرغ زار ہیں، نہ نظر فریب گل زار ہیں، الغرض انسانی دل ودماغ کے سنوارنے اور ابھارنے میں جن قدرتی ذرائع کو دخل ہے، ان میں سے بھی اس میدان میں کچھ نہیں ہے۔ وہ جس شہر میں پیدا ہوتا ہے، اس کے باشندوں کے پاس بھی کوئی قوت نہیں ہے۔ نہ ذہنی قوت، نہ سیاسی قوت، نہ علمی زور، یعنی جن قوتوں پر قوموں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے، وہ ہر ایک سے خالی ہیں۔ نہ وہ آئین رکھتے تھے، نہ دستور،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ ان کا کوئی بادشاہ تھا، نہ ان کی جماعتی پراگندگیوں کا کوئی شیرازہ بند۔ نہ ان کے پاس مکاتب تھے، نہ مدارس، نہ کارخانے، نہ فیکٹریاں، کچھ نہیں، ان چیزوں میں سے ایک بھی نہیں جس میں داخل ہو کر کوئی بچہ پروان چڑھ سکتا ہو۔ ان کے پاس جو جسمانی طاقت تھی، وہ اس کا مصرف بھی بجز اپنی تعداد گھٹانے کے اور کچھ نہ تھا۔ اسی ملک میں، اسی شہر میں، اسی قوم میں اس بچے کا ظہور ہوا، اور اس شان کے ساتھ ہوا کہ اس کے سر پر جو قوت بھی سایہ فگن ہوتی تھی، یا ہو سکتی تھی، وہ ایک ایک کر کے متادی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ آخر میں یہ بھی ہوا کہ وطن پر جو اسے بھروسہ ہو سکتا تھا، اس بھروسے کو بھی ہٹا دیا گیا، برادری والوں پر جو اعتماد ممکن تھا، وہ بھی ناممکن کر دیا گیا۔ یعنی سارا وطن اور وطن والے، قبیلے والے، کنبے والے سب اس کی دشمنی پر متفق ہو کر آمادہ ہو گئے اور وہ جس کے پاس نہ باپ کی قوت تھی اور نہ ماں کی، نہ دادا کا زور تھا اور نہ کسی اور کا، نہ حکومت کی سرپرستی اسے حاصل تھی، نہ مدرسوں کی تعلیم سے وہ فیض یاب ہو سکتا تھا، نہ اپنے ملک کے گرد و پیش کے خنک آمیز اثرات سے اپنے دماغ میں تازگی اور بالیدگی پیدا کر سکتا تھا، اب اس کے ساتھ یہ بھی کیا گیا کہ گھر والے، کنبے والے، قبیلے والے سب کے سب اس سے علیحدہ ہو گئے، وہ ان سے علیحدہ کر لیا گیا اور اب جا کر یہ ارادہ پورا ہوا کہ دیکھو، اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔

وہ ساری قوتیں جن کو لوگ قوت کہتے ہیں اور جن کا نام محسوس پرستوں کی اصطلاح میں ''قوت'' ہے، ''زورہ'' ہے ایک ایک کر کے الگ کر لیا گیا۔ اس کے بعد دکھایا گیا، مشاہدہ کرایا گیا، جس کے پاس کچھ نہیں ہے، دیکھو اس کے پاس سب کچھ ہو گیا۔

ایک وہ منظر تھا اور دوسرا منظر یہ ہے کہ زمین کے ایک بڑے قطعے کا مالک ہے، اس کے خادموں بلکہ خادموں سے نیچے اگر کوئی درجہ ہو سکتا ہے، وہی قیصر کی ٹوپی اچھال رہے ہیں، کسریٰ کے جلال و جبروت کے پرزے اڑا رہے ہیں، وہی جس کے پاس کچھ نہ تھا، کیا دنیا نے نہیں دیکھا یا نہیں دیکھ رہی ہے یا نہیں دیکھے گی، کہ یہی دنیا میں سب سے بڑا قرار پایا، قومیں اس کی تقدیس میں مصروف ہیں، نسلیں اس کو سراہنے میں منہمک ہیں، افغانستان کی پہاڑیوں میں، مراکو کی وادیوں میں، مصر کے ایوانوں میں، برصغیر کی بستیوں میں، چین کی آبادیوں میں، افریقہ میں، ایشیا میں، یورپ میں، امریکہ میں کون ہوا؟ اتنا بڑا کون ہوا؟ صرف ہمارے پاس نہیں، ہماری تاریخ میں نہیں، دوسروں کی تاریخ میں۔ کیا اس سے اونچا انسان نسل اوّل میں کوئی ظاہر ہوا، مامون و ہارون کو کس کی غلامی پر ناز تھا؟ صلاح الدین کس کے نام پر صلیب والوں کی بھیڑ میں لرزہ ڈالتا تھا؟ محمود کس کی جوتیوں کے صدقے میں مشرق کا اولوالعزم فاتح قرار پایا؟ شاہ جہان کس کے نام کی تسبیح پڑھتا تھا؟ عالمگیر کس کی نگاہ کرم کے لئے دکن کے سنگتانوں میں سالہا سال تک ٹھوکریں کھاتا پھرتا تھا۔ یہ کس کی ہم نامی کی برکت تھی کہ اناطولیہ کا ترک (۲) قسطنطنیہ کی دیواروں کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھاند گیا، یہ کیا تھا؟ اس نے دعویٰ کیا تھا اور یہی اس کی زندگی کا مقصد تھا کہ محسوس (۳) قوتوں کا انکار کرے اور جو قوت غیب میں چھپی ہوئی ہے، نظام کائنات کو اسی کے ساتھ وابستہ کرے۔ اس نے دعویٰ کیا اور نہایت بلند آہنگی سے دعویٰ یا اور خود اس کی دلیل بن کر دنیا کے سامنے آیا، کیوں کہ قیاسی حجتوں کا زمانہ نکل چکا تھا۔ مشاہدات اور تجربات کا وقت آ رہا تھا۔ پس اس عہد کے جو پیغمبر تھے (ﷺ) ان کا دعویٰ بھی تخمینی مقدمات سے نکالے ہوئے نتائج پر مبنی نہ تھا، بلکہ کھلے ہوئے تجربے، صاف اور واضح مشاہدے پر اس کی بنیاد کھڑی کی گئی۔ دنیا نے دعویٰ کو سنا اور دلیل کو دیکھا۔ پھر ان میں کس کے ہوش قائم رہے، کلیسا میں تزلزل پیدا ہوا، لوتھر نے ایک ضرب شدید سے پوپی تنظیم کی بنیادوں کو ہلا دیا۔ وہ خود بتاتا نہیں لیکن قصر تثلیث کے ایک اہم حصے کو اس نے اپنے ہاتھوں برباد کر دیا، کیا کوئی اس کا منکر ہو سکتا ہے کہ تثلیث کی یہ جزئی شکست اسی دعوے اور دلیل کا نتیجہ تھی، جس کی ابتداء عرب سے ہوئی اور کیا ان ہی میں جو یونٹی Unity پر آج خطبہ دے رہے ہیں، وہ عالم کے اس سب سے بڑے انسان کے احسان سے سبک دوش ہو سکتے ہیں۔ شراب پر احتساب قائم کرنے والے دیکھو، حق سے آنکھیں بند نہ کرو، ترکستان میں کبیر کیوں پیدا ہوئے، نانک کس دباؤ سے بے چین ہوئے، رام موہن رائے کس کی گرفت سے مضطرب تھے، اور آج ہندوستان کے طول وعرض میں جو وہ جماعت نظر آتی ہے جسے اسلام سے عداوت کا دعویٰ ہے، لیکن اسی کے ساتھ وہ بت شکنی میں بھی مصروف ہے، کیا اس عملی فرماں بردار ذہنی نافرمان فرقے کو اس دعوے کے اثر سے آزاد کہہ سکتے ہیں، دیانندیوں کو ذرا غور کرنا چاہیے۔

حواشی:

(۱) خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ ابوطالب کے بچے کھانے پر اس طرح ٹوٹتے تھے، کہ میں بھوکا رہ جاتا تھا۔ آخر میں ابوطالب نے ضیق معاش سے تنگ آ کر اپنے بچوں کو تقسیم کر دیا تھا اور اسی تقسیم میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ حضورﷺ کے حصے میں آئے۔

(۲) سلطان محمد فاتح

(۳) یہ اشارات اسلام کے غیر محسوس اثرات کی طرف ہیں، کہ جہاں اسلام نے علانیہ دنیا کے تمام ارباب مذاہب یہودی، عیسائی، بدھ، ہندو، پارسی کو اپنے سامنے جھکا دیا، وہیں اندرونی طور پر اس نے لوگوں کے قلوب میں بھی جگہ پیدا کی، جو اب تک کھلم کھلا اسلام کے اقرار سے گھبراتے ہیں، لوتھر جو پروٹسٹنٹ فرقے کا عیسائی مذہب میں بانی ہے، اس کے متعلق عام طور سے یہی کہا جاتا ہے کہ وہ اسلامی فتراک کا نخچیر تھا، اور اس طرح کبیرداا اور نانک کے متعلق بھی یہی خیال ہے، راجہ رام موہن رائے جس نے برہمومت کی بنیاد ڈالی اس کے متعلق بھی یہی خیال ہے کہ وہ اسلام سے متاثر تھا، آخری اشارہ آریہ سماجیوں کی طرف ہے۔

☆☆......☆☆

© rasailojaraid.com